اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

اللہ اکبر

روزنامہ

# الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ
سالانہ ۔ ۔
ششماہی ۔ ۸؍
سہ ماہی ۴؍
ماہانہ ۔ ۔

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند

| جلد ۲۳ | مورخہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۳ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۸۹ |
|---|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بخار۔ کندھے اور گلے میں درد کی شکایت ہے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور گیانی واحد حسین صاحب کو یو۔ پی کی بعض جماعتوں کے ہاں جلسے منعقد کرانے کے لئے روانہ کیا گیا ہے۔

حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعاء فرمائیں۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### مومن اللہ تعالیٰ کے امتیازی سلوک کا مورد ہوتا ہے

مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے۔ جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجب برکت ہوتی ہے اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ ایک گنہگار خدا تعالیٰ کے سامنے لایا جائیگا۔ خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا۔ کہ تو نے کوئی نیک کام کیا۔ وہ کہیگا۔ کہ نہیں۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو کہیگا کہ فلاں مومن کو تو ملا۔ وہ کہیگا۔ خداوندا میں ارادتاً تو کبھی نہیں ملا۔ وہ خود ہی ایک دن مجھے رستہ میں مل گیا۔ خدا تعالیٰ اسے بخشدیگا۔ پھر ایک اور موقعہ پر حدیث میں آیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کریگا۔ کہ میرا ذکر کہاں پر ہو رہا ہے۔ وہ کہیں گے کہ ایک حلقہ مومنین کا تھا۔ جہاں دنیا کے ذکر کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ البتہ ذکر الٰہی آٹھوں پہر ہو رہا ہے۔ ان میں ایک دنیا پرست شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ کہ میں نے اس دنیادار کو اس ہم نشینی کے باعث بخشدیا۔ ہُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ

اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مجھے کسی بات میں اس قدر تردد نہیں ہوتا جس قدر مومن کی جان نکالنے میں تردد ہوتا ہے۔ یوں تو خدا کی ذات سب ترددات سے پاک ہے۔ لیکن یہ فقرہ جو فرمایا۔ تو مومن کے اکرام کے لئے فرمایا۔ اب دوسرے لوگ کیڑے مکوڑوں کی طرح مر جاتے ہیں۔ لیکن مومن کا معاملہ دگرگوں ہے۔ مجھے یہ سمجھ آئی ہے۔ کہ جو صلحاء اور انبیاء کی زندگی آئے دن طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتی ہے۔ اور بعض وقت ان کو خوفناک امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت تھی۔ یہ اس تردد کا اظہار ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے گویا اللہ تعالیٰ اس سے معاملہ ایسا کرتا ہے جیسا کہ ایک انسان تردد کی حالت میں کرتا ہے اور خوفناک بیماریوں سے اسے نجات دے کر ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ وہ اسے معمولی انسانوں کی طرح ضائع نہیں کرتا۔ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ

## خطبہ جمعہ مطبوعہ ۱۱ جون میں ایک افسوسناک غلطی کا اعتراف



۱۱ جون کے الفضل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۶ پر چند آریہ صاحبان سے گفتگو کے ذکر میں چھپا ہے:۔ "ان میں سے ایک نے کہا۔ کہ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں آج لیکچر دے سکتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اجازت دی۔ اور اسی مسجد میں ان کا لیکچر ہوا۔ جس میں مَیں بھی شامل ہوا"۔

سخت ندامت محسوس کرتے ہوئے لکھا جاتا ہے۔ کہ آخری فقرہ غلط لکھا گیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس لیکچر میں تشریف نہ لائے تھے۔ اور نہ آپ کی موجودگی میں وہ لیکچر ہوا ؂

## جماعت احمدیہ مریدکے کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ مریدکے کا تبلیغی جلسہ ۱۴ اور ۱۵ جون ۳۶ء کو بوقت صبح منعقد ہوگا گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ لاہور۔ بدوملہی و دیگر جماعتوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ جلسہ میں شامل ہوکر ثواب حاصل کریں۔ اور جلسہ کو کامیاب بنائیں۔ مرکز سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کے آنے کی توقع ہے۔ کھانے کا انتظام انجمن کی طرف سے ہوگا۔ (خاکسار محمد بشیر سیکرٹری تبلیغ جماعت مریدکے)

## اخبار احمدیہ

### بنگال کا تبلیغی دورہ

۱۰ جون صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم اے مبلغ امریکہ قریباً بیس سال کے بعد بنگال بسلسلہ تبلیغ روانہ ہوئے۔ آپ بنگال کے قریباً ہر بڑے شہر میں قیام فرما کر فریضہ تبلیغ ادا کرینگے۔ ان کی روانگی کے وقت ینگ مین بنگال ایسوسی ایشن کے تمام افراد موجود تھے۔ احباب صوفی صاحب کی کامیاب و کامران واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار اللہ رکھا بنگالی سیکرٹری ینگ مین بنگال ایسوسی ایشن قادیان)

### تلاش گمشدہ

میرا لڑکا محمد شفیع عمر قریباً ۱۱ برس چند دنوں سے مفقود الخبر ہے۔ اس کا قد پتلا اور چھوٹا ہے۔ رنگ سانولا۔ پاجامہ اور قمیص کھدر کی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے۔ تو اسے اپنے پاس روک کر مجھے اطلاع دیں۔ (خاکسار عبد الحمید خان محلہ مسجد فضل۔ قادیان)

### درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ تا حال گھٹنوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (۲) میرے چچا عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں (خاکسار بشیر احمد۔ قادیان) (۳) ابو الفضل محمود صاحب کی مطبوعات کی کثرت اشاعت کے لئے دعا کی جائے۔ (۴) خاکسار نے امسال بی اے (آنرز) کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محبوب عالم خالد قادیان (۵) خاکسار نے امسال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد الرحمٰن خان۔ قادیان (۶) چودھری علی بخش صاحب نمبردار چک ۳۳ تحصیل و ضلع سرگودھا بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ ناظر بیت المال۔ قادیان (۷) میرے تعلیمی کورس کی تکمیل کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار اللہ رکھا بنگالی۔ قادیان (۸) میری اہلیہ کو نسبتاً افاقہ ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔ محمد علی گوجرانوالہ

## خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

### ۱۰، ۱۱ جون ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے

| نمبر | نام | مقام | نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | غلام نبی خانصاحب | ضلع امرتسر | ۱۳ | امیر الدین صاحب | گورداسپور |
| ۲ | سردار بی بی صاحبہ | " گورداسپور | ۱۴ | خورشید بیگم صاحبہ | " |
| ۳ | خورشید عالم محمود صاحب | لاہور | ۱۵ | شیخ صلاح علی صاحب | ضلع کارموج یوکاما |
| ۴ | ملک عبد الواحد صاحب | " | ۱۶ | محمد عبد الغفور صاحب | عدن |
| ۵ | رحمت بی بی صاحبہ | بلوچستان | ۱۷ | سید فضل حق صاحب | ضلع کٹک |
| ۶ | عنایت بی بی صاحبہ | " | ۱۸ | عبد القادر صاحب | بنگلور |
| ۷ | اقبال بی بی صاحبہ | " | ۱۹ | عبد الرحمٰن صاحب | کشمیر |
| ۸ | ام اولیاء بی بی صاحبہ | " | ۲۰ | عبد اللطیف صاحب | " |
| ۹ | دختر " " | " | ۲۱ | محمد جان صاحب | " |
| ۱۰ | قربان حسین شاہ صاحب | " | ۲۲ | الف دین صاحب | " |
| ۱۱ | مصدق احمد شاہ صاحب | " | ۲۳ | راج محمد صاحب | " |
| ۱۲ | عبد الرحمٰن صاحب | پشاور | | | |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

# محکمہ ریلوے اور مسلمان

## حکومتِ ہند کے ایک فیصلہ کے نفاذ کے متعلق

## جنابِ چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کی سعی

حکومت کے دوسرے محکموں کی طرح محکمہ ریلوے میں بھی مسلمان ملازمین کی بے حد قلت ہے۔ اور باوجود حکومت کے وعدوں اور مسلمانوں کے لئے تناسب مقرر کر دیئے جانے کے قلت ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ریلوے دفاتر پر قابو یافتہ اصحاب کے سامنے نہ تو حکومت کے وعدوں کی کوئی حقیقت ہے۔ اور نہ تناسب کا تقرر کوئی وقعت رکھتا ہے۔ اول تو کسی مسلمان کو کسی دفتر کی دہلیز اور افسر کے میز تک پہنچنے کا موقعہ ہی نہیں دیا جاتا بلکہ بیسیوں طریقوں سے دُور ہی دُور رکھا جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی کو کسی طرح موقعہ مل بھی جائے۔ تو اس میں کئی قسم کے نقائص نکالنے لگ جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی اس مرحلہ سے بھی گزر کر کسی چھوٹے موٹے کام پر لگ جائے۔ تو اس کے لئے انتہائی مشکلات پیدا کر کے اسے نا قابل اور نا اہل قرار دے دیا جاتا ہے اور اس طرح وہ نکل جانے پر مجبور ہو جاتا ہے:-

اس طرح محکمہ ریلوے میں مسلمانوں کی جس قدر حق تلفی ہوتی چلی آ رہی ہے اس کا اندازہ ہندو مہاسبھا کے سرکردہ لیڈر بھائی پرمانند جی کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو انہوں نے حال ہی میں "سر محمد ظفر اللہ کا نیا سرکار" کے عنوان سے اپنے اخبار "ہندو" کی ۱۰ جون کی اشاعت میں یہ دکھانے کے لئے لکھے ہیں۔ کہ پہلے سے جو طریق چلا آ رہا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہ ہونا چاہیئے:-

مسلمان ممبرانِ اسمبلی کے باربار اس مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ ریلوے ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب مقرر کیا جائے اور پھر اُسے پورا کیا جائے۔ لکھتے ہیں:-

"اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ گورنمنٹ نے ایک خاص آدمی مسٹر حسن کو ۱۷۰۰ روپے ماہوار پر مقرر کیا کہ وہ مختلف ریلوے لائنوں پر دورہ کر کے ایک رپورٹ تیار کریں۔ کہ مسلمانوں کا ملازمتوں میں کیا تناسب تھا۔ اور یہ تجویز پیش کرے کہ ان کا تناسب کیا ہو۔ اور کس طرح اسے پورا کیا جائے۔ ایک سال تک مسٹر حسن ادھر ادھر پھرتے رہے۔ پھر انہوں نے ایک رپورٹ تیار کی۔ جو حسن رپورٹ کے نام سے ایک مشہور ڈاکومنٹ ہے۔ یہ رپورٹ اس اسمبلی میں پیش ہوئی۔ کہ جس کا ممبر میں بھی تھا دو سال مسلمان ممبران اس رپورٹ کی بناء پر اس امر پر زور دیتے رہے۔ کہ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا اقرار پورا کرے۔ اس وقت گورنمنٹ کے ریلوے ممبر سر جارج رینی تھے۔ یہ سوال گورنمنٹ آف انڈیا کے پیش رہا۔ مگر گورنمنٹ آف انڈیا سوچ بچار کرتی رہی۔ اور اس کا کچھ فیصلہ نہ کیا۔ سر جارج رینی کی جگہ سر جوزف بھور ریلوے ممبر مقرر ہوئے۔ باوجود مسلمان ممبران کے باربار زور دینے کے گورنمنٹ اس سوال کا فیصلہ نہ کر سکی۔ جب وزیر ہند نے کمیونل ایوارڈ جاری کر دیا۔ تو گورنمنٹ آف انڈیا کے لئے اس سوال کا فیصلہ کرنا بھی آسان ہو گیا۔ اور سر جوزف بھور جاتے ہوئے گورنمنٹ کا یہ فیصلہ سُنا گئے۔ کہ ریلوے ملازمتوں میں مسلمانوں کے لئے ۲۵ فیصدی حصہ ریزرو کیا جائے گا۔ اور ۸ فیصدی دوسری اقلیتوں کے لئے۔ لیکن اگر دوسری اقلیتوں میں کافی آدمی نہ ملیں۔ تو ان کا حصہ بھی مسلمانوں کو دے دیا جائے۔ اس آرڈر کے باوجود مسلمان ممبران لگاتار یہ شور مچاتے رہے کہ اس آرڈر پر فوراً عمل ہو جانا چاہیئے"!

اگرچہ یہ الفاظ ایک ایسے قلم سے نکلے ہیں جو مسلمانوں کو محکمہ ریلوے میں اپنے حقوق سے محروم رکھنے کے لئے اٹھایا گیا اور ایک ایسے شخص نے پیش کئے ہیں جو مسلمانوں کے حقوق کا سخت مخالف ہے تاہم ان میں نہایت عمدگی کے ساتھ اس حقیقت کا اعتراف کر لیا گیا ہے جس کا ذکر ہم ابتدا میں کر چکے ہیں۔ اور جو یہ ہے کہ محکمہ ریلوے میں مسلمانوں کی حق رسی باوجود سخت چیخ و پکار کے سالہا سال سے کھٹائی میں پڑی رہی۔ مسلمانوں کا مطالبہ جس قدر معقول اور قطعاً وزنی تھا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ پنڈت مالویہ جیسا کو بھی اس کی تائید کرنی پڑی چنانچہ انہوں نے اسمبلی میں کہا۔ کہ گورنمنٹ مسلمانوں کے تناسب کا حصہ پورا کرے۔ ایسے مطالبہ کو چونکہ صاف الفاظ میں رد کر دینا حکومت کے لئے ممکن نہ تھا۔ اس لئے وہ لیت و لعل کرتی رہی۔ ایک عرصہ کی چیخ و پکار کے بعد اس نے صرف یہ کیا۔ کہ ایک شخص کو دورہ کر کے یہ رپورٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کر دیا۔ کہ مسلمانوں کا ملازمتوں میں کیا تناسب ہے۔ ان کا تناسب کیا ہو۔ اور اسے کس طرح پورا کیا جائے۔ پورا ایک سال اس میں صرف ہو گیا۔ پھر جب یہ رپورٹ اسمبلی میں پیش ہوئی۔ تو باوجود مسلمان ممبروں کے باربار زور دینے کے دو سال تک اس کی کسی بات کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ اور بالفاظ بھائی پرمانند گورنمنٹ آف انڈیا سوچ بچار کرتی رہی۔ اور اس کا کچھ فیصلہ نہ کیا۔

لیکن درحقیقت حکومت ٹال مٹول کرتی رہی۔ یہ سر جارج رینی کے زمانہ کا ذکر ہے۔ ان کے بعد جب سر جوزف بھور ریلوے ممبر مقرر ہوئے۔ تو پھر بھی باوجود مسلمان ممبران کے باربار زور دینے کے گورنمنٹ کنی کتراتی رہی۔ البتہ اتنا ضرور ہوا۔ کہ سر جوزف بھور نے اپنی علیحدگی سے کچھ عرصہ قبل حکومت کا یہ فیصلہ سُنایا کہ ریلوے ملازمتوں میں مسلمانوں کے لئے ۲۵ فیصدی تناسب حکومت نے مقرر کیا ہے۔

جس محکمہ میں صرف تناسب کے مقرر ہونے پر اس قدر مشکلات اور روکاوٹیں پیش آ سکتی ہیں وہاں اس تناسب کے جاری کرنے میں جو دقتیں ہو سکتی ہیں۔ وہ ظاہر ہیں۔ چنانچہ تناسب کا فیصلہ ہو جانے کے بعد پھر اسے طاقِ نسیان پر رکھ دیا گیا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس صورت حالات کو حکومت کے حسنِ انتظام کی دلیل نہیں قرار دیا جا سکتا اور جو وعدہ اتنی جد وجہد کے بعد کیا گیا۔ اس کا پورا نہ ہونا حکومت کے لئے قابلِ فخر نہیں کہا سکتا۔ مگر اس کی بہت بڑی وجہ وہی دفتری نظام ہے جس کا ذکر ہم ابتدا میں کر آئے ہیں اور حکومت باوجود مسلمانوں کو ان کا حق دینے کی خواہش رکھنے کے بالکل بے بس رہی ہے۔ ہندوؤں کی خواہش ہے۔ کہ وہ اب بھی ایسی ہی بنی رہے اسی مقصد کو مدنظر رکھ کر بھائی پرمانند نے لکھا ہے۔ مسلمانوں کی خوش قسمتی کہ سر جوزف بھور کے چلے جانے کے بعد ان کی جگہ پر چودھری سر ظفر اللہ خان ریلوے ممبر مقرر ہوئے۔ چودھری صاحب کی اس تقرری سے مسلمانوں کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہو گئیں۔ اب نہ صرف اسمبلی سے بلکہ دوسرے طریقوں سے بھی چودھری صاحب پر زور ڈالنا آسان ہو گیا۔ کہ گورنمنٹ کے اس آرڈر کو جتنا جلدی عمل میں لا سکیں گے۔ اتنا ہی مسلم کمیونٹی کا بھلا کریں گے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ چودھری صاحب کے زیر ہدایت تمام ایجنٹس چیف انجنیئرز کنٹرولر آف سٹورز سکرٹری بورڈ آف ڈائریکشن کی طرف سے تمام ماتحت افسران کے نام پنجاب میں ایک خاص سرکلر جاری کیا گیا ہے جس میں ریلوے بورڈ کے ڈپٹی ڈائرکٹر کی طرف سے نارتھ ویسٹرن ریلوے ایجنٹس کے نئے گورنمنٹ کے آرڈر کی تشریح کی گئی ہے۔"

جناب چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر کی وجہ سے اگر مسلمانوں کی حق رسی کی توقعات پیدا ہو گئی ہیں

# الوہیت مسیحؑ کی تردید از روئے انجیل



ممکن ہے کوئی عیسائی یسوع مسیح کی الوہیت ثابت کرنے کے لئے اس کے یہ الفاظ پیش کرے۔ کہ "میں اور باپ ایک ہیں" (یوحنا باب ۱۰۔ آیت ۳۰)

جواب (ا) یسوع نے دوسری جگہ اس فقرے کا مطلب خود بیان کر دیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ "جو مجھے قبول کرتا ہے۔ وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے" (یوحنا باب ۱۳۔ آیت ۲۰) اور (متی باب ۱۔ آیت ۴۰)

(ب) انجیل گواہی دیتی ہے۔ کہ خدا اور یسوع ایک نہیں۔ چنانچہ پولوس کہتا ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ خدا اور انسانوں کے بیچ میں درمیانی بھی ایک ہے۔ یعنی یسوع مسیح جو انسان ہے" (۱۔ تیمتھیس باب ۲ آیت ۵)

یاد رکھو کہ "درمیانی ایک کا نہیں ہوتا مگر خدا ایک ہی ہے۔ (گلتیوں باب ۳ آیت ۲۰) پس چونکہ یسوع یقینی طور پر "درمیانی" ہے۔ اس لئے وہ اور خدا ہرگز ایک نہیں ہو سکتے۔

(ج) عیسائی لوگ یقین کرتے ہیں۔ کہ یسوع "خدا کا بیٹا" ہے (۱۔ یوحنا باب ۳ آیت ۲۳) اور کہ خدا تعالے یسوع کا باپ ہے (متی باب ۳ آیت ۱۷) لیکن اگر دونوں فی الحقیقت ایک ہی ہیں۔ تو یسوع کو بیٹا اور خدا تعالیٰ کو باپ قرار دینے کے کچھ معنے ہی نہیں بن سکتے

(د) عیسائیوں کے خیال کے مطابق یسوع نے صلیب پر جان دی (متی باب ۲۷ آیت ۵۰) (مرقس باب ۱۵ آیت ۳۷) (لوقا باب ۲۳ آیت ۴۶) اور (یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۰) اور وہ (نعوذ باللہ) لعنتی ہوا۔ (گلتیوں باب ۳ آیت ۱۳) کیا عیسائی یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ خدا مر گیا اور لعنتی ہوا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو انہیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حقیقتاً خدا اور یسوع ایک نہیں ہیں۔

(ھ) اگر یسوع اور خدا تعالےٰ دونوں ایک ہیں۔ تو یسوع کے مندرجہ ذیل کلام کو جھوٹا یا بے معنی قرار دینا پڑے گا یسوع کہتا ہے۔

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ سوا اس کے جو اپنے باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔ کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے۔ انہیں بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے" (یوحنا باب ۵ آیت ۱۹)

(و) یسوع اپنے آپ کو کئی بار "ابن آدم" کے نام سے پکارتا ہے۔ جیسا کہ نمبر ۴ میں مذکور ہوا۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ یسوع اور خدا تعالےٰ فی الواقع ایک ہیں۔ تو مجبوراً یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ خدا تعالےٰ (نعوذ باللہ) "ابن آدم" ہے۔

(ز) اگر یسوع کا یہ قول کہ "میں اور باپ ایک ہیں" اس کی الوہیت کی دلیل قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو یقین جانو۔ کہ خدا تعالےٰ کی وحدانیت پاش پاش ہو جائے گی۔ اور صرف یسوع ہی کو نہیں۔ بلکہ کئی اور عیسائیوں کو بھی خدا ماننے بغیر چارہ نہ ہوگا۔ سنو اور غور سے سنو۔

یسوع کہتا ہے۔ کہ اے خدا! "میں نے تیرا کلام انہیں پہونچا دیا۔ اور دنیا نے ان سے عداوت رکھی۔ اس لئے کہ جس طرح میں دنیا کا نہیں۔ وہ بھی دنیا کے نہیں۔ میں یہ درخواست نہیں کرتا۔ تو انہیں دنیا سے اٹھا لے۔ بلکہ یہ کہ اس شریر سے ان کی حفاظت کر۔ جس طرح میں دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں انہیں سچائی کے وسیلے سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے۔ جس طرح تو نے مجھے دنیا میں بھیجا۔ اسی طرح میں نے بھی انہیں دنیا میں بھیجا۔ اور ان کی خاطر میں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں۔ تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلے سے مقدس کئے جاویں۔ میں صرف انہی کے لئے درخواست نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے لئے بھی جو ان کے کلام کے وسیلے سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔ تاکہ وہ سب ایک ہوں۔ یعنی جس طرح اے باپ تو مجھ میں ہے۔ اور میں تجھ میں ہوں۔ وہ بھی ہم میں ہوں۔ (یوحنا باب ۱۷ آیت ۱۴-۲۱)

اب یا تو یہ مانو۔ کہ جن کے لئے یسوع نے دعا مانگی۔ وہ خدا اور یسوع سے ایک ہو گئے۔ یا پھر یہ مانو۔ کہ یسوع کی یہ درخواست رد کر دی گئی۔

جونسی صورت بھی اختیار کی جائے یسوع کی الوہیت باقی نہیں رہ سکتی۔

ایک دوسری جگہ یسوع کہتا ہے:۔

"اس روز تم جانو گے۔ کہ میں اپنے باپ میں ہوں۔ اور تم مجھ میں اور میں تم میں" (یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۰)

پھر پولوس کہتا ہے:۔

"سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔ جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے" (افسیوں باب ۴ آیت ۵-۶)

پطرس حواری کہتا ہے:۔

"تا ان (قیمتی اور بڑے وعدوں) کے وسیلے سے تم اس خرابی سے چھوٹ کر جو دنیا میں بری خواہش کے سبب سے ہے۔ ان کے وسیلے سے ذات الٰہی میں شریک ہو جاؤ" (۲۔ پطرس باب ۱ آیت ۴) نیز (کلسیون باب ۲ آیت ۹-۱۰) اور (۱۔ یوحنا باب ۳۔ آیت ۲۴)

(ح) ایک جگہ یسوع کہتا ہے:۔

"اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا۔ مگر باپ" (مرقس باب ۱۳۔ آیت ۳۲) (متی باب ۲۴ آیت ۳۶) اور (اعمال باب ۱ آیت ۷)

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یسوع اس دن یا اس گھڑی سے لاعلم تھا۔ اگر ہم یہ مان لیں۔ کہ خدا اور یسوع ایک ہیں۔ تو ہمیں لازماً یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خدا بھی اس گھڑی سے لاعلم تھا۔ حالانکہ انجیل کی نص یہ شہادت دیتی ہے۔ کہ خدا کو اس دن یا گھڑی کا علم ہے۔ مگر یسوع کو نہیں۔ پس یسوع اور خدا ہرگز ایک نہیں۔

(ط) یسوع کو لوگوں نے دیکھا۔ اسے حضرت مریم نے جنا۔ اس نے استادوں سے تعلیم پائی۔ وہ پکڑا گیا۔ اور اس کے منہ پر طمانچے مارے گئے۔ اور بالآخر صلیب پر دم توڑ گیا۔ مگر کتاب مقدس کہتی ہے خدا دکھائی نہیں دیتا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"مبارک اور واحد حاکم بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند بقاء صرف اسی کو ہے۔ اور وہ اس نور میں رہتا ہے۔ جس تک کسی کی گذر نہیں ہو سکتی۔ نہ اسے کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اس کی عزت اور سلطنت ابد تک رہے" (۱۔ تیمتھیس باب ۶ آیت ۱۵-۱۶)

پھر لکھا ہے:۔

"خدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا" (۱۔ یوحنا باب ۴ آیت ۱۲)

ایوب کہتا ہے۔

"دیکھو میں آگے جاتا ہوں۔ پر وہ وہاں نہیں۔ اور پیچھے ہٹتا ہوں۔ پر میں اسے دیکھ نہیں سکتا۔ بائیں ہاتھ پھرتا ہوں۔ جب وہ کام کرتا ہے۔ پر وہ مجھے دکھائی نہیں دیتا۔ وہ دہنے ہاتھ کی طرف چھپ جاتا ہے۔ ایسا کہ میں اسے دیکھ نہیں سکتا لیکن وہ اس راستے کو جس پر میں چلتا ہوں۔ جانتا ہے۔ (ایوب باب ۲۳ آیت ۸-۹)

پس یسوع اور خدا تعالےٰ کو ایک کہنا بالکل غلط ہے۔

(ی) یسوع کے متعلق رسول پولوس رقمطراز ہے:۔

"ہمارا سردار کاہن ایسا نہیں۔ جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے۔ بلکہ ساری باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا۔ تاہم بے گناہ رہا۔ (عبرانیوں باب ۴ آیت ۱۵)

اس میں رسول پولوس صاف لفظوں میں اقرار کرتا ہے۔ کہ یسوع ساری باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا۔

یعقوب رسول کہتا ہے:۔ "نہ تو خدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے۔ اور نہ وہ کسی کو آزماتا ہے" (یعقوب باب ۱ آیت ۱۳)

دونوں عبارتیں واضح ہیں۔ ان سے صاف نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ یسوع ہرگز خدا نہیں اور نہ وہ دونوں ایک ہیں۔

(ک) نصوص انجیل گواہ ہیں کہ یسوع نبی اور رسول ہے (متی باب ۱۳ آیت ۵۷) (باب ۲۱ آیت ۴۶) (مرقس باب ۶ آیت ۱۵) (لوقا باب ۴ آیت ۲۴) (باب ۱۳ آیت ۳۳) (یوحنا باب ۴ آیت ۴۴) وغیرہ

پس یسوع ایک رسول اور نبی ہے اور خدا وہ ہے۔ جو رسول اور نبی بناتا ہے پس یقیناً یسوع اور خدا ایک نہیں:۔

(م) جہاں یسوع کا یہ قول درج ہے کہ "میں اور باپ ایک ہیں" وہیں لکھا ہے:۔

"یہودیوں نے اُسے سنگسار کرنے کے لئے پھر پتھر اٹھائے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا۔ کہ میں نے تم کو باپ کی طرف سے بتیرے اچھے کام دکھائے ہیں۔ ان میں سے کس کام کے سبب تم مجھے سنگسار کرتے ہو۔ یہودیوں نے اُسے جواب دیا۔ کہ اچھے کام کے سبب نہیں۔ بلکہ کفر کے سبب تجھے سنگسار کرتے ہیں۔ اور اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا۔ کہ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا:۔ کہ میں نے کہا تم خدا ہو۔ (زبور باب ۸۲۔ آیت ۶) جب کہ اس نے انہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا۔ اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے دُنیا میں مقدس کر کے بھیجا۔ کہتے ہو۔ کہ تو کفر بکتا ہے۔ اس لئے کہ میں نے کہا۔ کہ میں خدا کا بیٹا ہوں"۔ (یوحنا باب ۱۰۔ آیت ۳۰۔ تا ۳۶)

یسوع کی اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تورات میں ملہمین یا علماء کو خدا کہا گیا۔ اور یسوع صرف اپنے کو "خدا کا بیٹا" کہتا ہے۔ پس اُسے حقیقی خدا کہنا یا اس کے ہمسر ٹھہرانا سخت غلطی ہے۔

الحاصل جیسا کہ آج کل عام طور پر عیسائیوں کا خیال ہے۔ یسوع کو ابن اللہ اور خدا ہونے کا ہرگز دعوےٰ نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف اس کے کلام سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وُہ خدا کا ایک نبی اور رسول تھا۔ اور وُہ ہرگز اپنے آپ کو باری تعالےٰ کا شریک خیال نہ کرتا تھا۔

خاکسار محمد صادق خادم سلسلہ مبلغ علاقہ پونچھ

---

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان



# حکومتِ جاپان کے اہم معاملات

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

## شمالی چین میں جاپانی افواج کا اضافہ

ٹوکیو ۲۲۔ مئی (بذریعہ ہوائی ڈاک)

جاپان کی وزارتِ جنگ نے بہت سے غور و خوض کے بعد بالآخر یہی فیصلہ کیا ہے۔ کہ حالات حاضرہ کے پیش نظر شمالی چین میں مقیم جاپانی افواج میں زیادتی کئے بغیر چارہ نہیں۔ پندرہ مئی کو وزارت مذکور نے اپنے بیان میں اس فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ شمالی چین میں پیش آمدہ حالات کی وجہ سے جاپان کو ایک گونہ تشویش ہے۔ کیونکہ ایک طرف اشتراکیوں۔ اور خلافِ جاپان تنظیموں کی سرگرمیاں ہیں۔ اور دُوسری طرف علاقہ پیپنگ ٹینٹ سن۔ ہوپی اور پیپنگ سان ہائی کوان ریلوے کے ساتھ ساتھ جاپانی آبادی میں روز افزوں ترقی ہے جس پر طرہ یہ کہ جاپانی جان و مال کی حفاظت کی غرض سے جو فوج شمالی چین میں موجود ہے وُہ اس فرض کی کما حقہٗ سرانجام دہی کے لئے سراسر ناکافی ہے۔ لہٰذا حکومت اس بات پر مجبور ہو گئی ہے۔ کہ اس فوجی طاقت میں اضافہ کرے۔ مگر یہ اضافہ اس قلیل سے قلیل مقدار کے انداز میں کیا جائے گا۔ جو جاپانی جان و مال کی مناسب حفاظت کے لئے لابدی ہے۔ اعلان مذکور میں اس امر کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ کہ یہ زیادتی بوکسر پروٹوکول کے ماتحت عمل میں لائی جائے گی۔ اور یہ کہ اس سے چین کی حقوقِ ملوکیت پر کوئی ضرب نہیں پڑیگی ساتھ ہی یہ کہ اس سے دوسری دول کے مفاد کو کوئی خطرہ یا اندیشہ لاحق نہ ہوگا۔ بیان ہذا میں زیادتی مذکور کی غرض و غایت شمالی چین میں امن کا قیام بیان کی گئی ہے۔ نیز شمالی چین جاپان۔ مانچوکو اور دوسری دول کے آپس کے تعلقات کو صاف کرنا اور استوار رکھنا*

## شمالی چین میں سمگلنگ

شمالی چین میں ان دنوں اور ایک نہایت پیچیدار مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس میں ایک طرف تو برطانیہ اور جاپان مدمقابل ہیں ابتداء یہ ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے اس علاقہ میں سے بہت بڑی مقدار میں تجارتی مال ایسے رنگ میں چین میں داخل ہو رہا ہے۔ کہ ملک کے مقرر کردہ محصولات درآمد ادا کئے بغیر منڈیوں میں پہونچ جاتا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس طرح چینی حکومت کو ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ ماہوار کا نقصان ہوتا ہے۔ برطانیہ کا جو قرضہ چین کے ذمہ ہے۔ وُہ زیادہ تر درآمد کے محصولات کی کفالت پر ہے۔ علاوہ ازیں بھی اس رنگ کی تجارت سے برطانیہ کو بعض نقصانات کا بھی سامنا ہے۔ یہ مال زیادہ تر جاپانی مصنوعات ہیں۔ برطانیہ کا خیال ہے کہ جاپان اگر چاہے۔ تو صورت حالات کی بہت کچھ اصلاح کر سکتا ہے۔ لہذا برطانیہ سفیر نے شروع مئی میں جاپانی وزارت خارجیہ کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ مگر جو جواب جاپان نے دیا۔ اس سے لنڈن کی تسلی نہیں ہوئی اور دومےؔ ای ایجنسی کی لنڈن سے ایک اطلاع کے مطابق یہ قرینِ قیاس بیان کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ اور دوسری طاقتوں سے بھی کہ چین کے مفاد پر ان حالات کا اثر ہے۔ سلسلہ جنبانی کرے گا۔ تاکہ یہ معلوم کرے۔ کہ آیا متحدہ طور پر کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ یا نہیں۔

دو چار روز ہوئے۔ جاپانی وزارت خارجہ کے ایک نمائندہ نے غیر ممالک کے اخبار نویسوں سے ملاقات کرتے ہوئے بیان کیا کہ سمگلنگ چین کے اندرونی معاملات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس میں جاپان کیونکر دخل دے سکتا ہے اور کہا سمگلنگ کی دو وجوہ ہیں۔ اول چینی کے حکام متعلقہ درحقیقت خود محصولات وصول کرنے کے لئے حقیقی کوشش نہیں کرتے دوسرے محصولات اس قدر بھاری ہیں۔ کہ ان کی موجودگی میں اس قسم کی خفیہ درآمد کرنے میں بہت فائدہ ہے۔ اور بنابریں اس قسم کی درآمد زوروں پر ہے جب نمائندہ مذکور سے یہ سوال کیا گیا۔ کہ آیا یہ درست ہے۔ کہ چینی محکمہ کسٹمز کے کارکنوں سے چینی اتھارٹیز جاپانی فوجی افسروں کے دباؤ کی وجہ سے ہتھیار لے رہی ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ اگر چینی اتھارٹیز از خود ہتھیار لے رہی ہیں۔ تو چین جانے چین کا کام اور اگر جاپانی فوجی افسروں کے دباؤ کی وجہ سے ایسا کیا جا رہا ہے۔ تو اس کے متعلق جب تک یقینی علم حاصل نہ کر لیں کچھ کہنا نہیں چاہئے۔ سوائے اس کے کہ اگر فی الواقع یہ درست ہے تو جاپانی حکومت خود اس بارہ میں دیکھ بھال کریگی۔ وزارت خارجہ کی طرف سے پُرزور الفاظ میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس کے علم کے مطابق جاپانی فوجی افسروں پر یہ الزام سراسر خلاف واقعہ۔ اور نادرست ہے جب نمائندہ مذکور سے یہ بھی دریافت کیا گیا۔ کہ صورت حالات کی اصلاح کے لئے جاپانی حکومت کوئی کارروائی کرے گی یا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ امر زیر غور ہے:۔

## وزیر بحری اور وزیر جنگ کے تقرر کے متعلق قواعد میں تبدیلی

۱۸۔ مئی کو ایک اور نہایت اہم امر گزٹ ہوا ہے اور وُہ یہ کہ آئندہ جنرل اور لفٹنٹ جنرل۔ اور امیر البحر اور وائس امیر البحر کا عہدہ رکھنے والے فقط انہی افسروں میں سے وزیر جنگ اور وزیر البحر کا تقرر ہوا کرے گا۔ جو تقرر کے وقت ابھی باقاعدہ ملازمت پر ہوں۔ یعنی ریزرو لسٹ یا سیکنڈ ریزرو لسٹ پر نہ ہوں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہیئے کہ سنہ ۱۹۱۳ء سے پہلے جو طریق مروج تھا اسی کو پھر جاری کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گو سنہ ۱۹۱۳ء کی ترمیم کے مطابق ریزرو اور سیکنڈ ریزرو لسٹ کے ان عہدوں کے افسروں کا وزارت جنگ اور بحری عہدوں پر متمکن ہونا جائز قرار دیدیا گیا تھا مگر اس وقت سے کر اب تک ایسے کسی ایک افسر کا بھی تقرر عمل میں نہیں آیا۔ بلکہ وزیر جنگ اور وزیر البحر ہمیشہ ایکٹو لسٹ کے افسروں میں سے ہی مقرر کئے جاتے رہے نظر براں قواعد موجودہ تبدیلی کے وقت یہ بیان کیا گیا۔ کہ طریق زیر عمل کے پیش نظر ترمیم مذکورہ صرف لفظی ہے اور اسی لئے عمل میں لائی گئی ہے۔ تا تھیوری اور امر واقعہ میں تطابق ہو جائے:۔

ان قواعد پر بحث و مباحثہ میں اور ترمیم و تنسیخ کی تاریخ میں دراصل ملک کی لبرل۔ اور پارلیمنٹری جماعتوں اور فوجی حلقوں کے درمیان اختیارات کے لئے آپس کی کشمکش کی تاریخ مظہر ہے۔ حم حم جب سے اوکاوا کابینہ نے استعفےٰ دیا اور ہیروتا کابینہ تشکیل میں آئی۔ اس وقت سے یہ امر نمایاں ہو رہا تھا۔ کہ کم از کم جہاں تک ظاہر پر قیاس کیا جا سکتا ہے ان دنوں فوجی حلقوں کے ہاتھ بہت مضبوط ہیں۔ اور اس ترمیم نے تو اب بات کو بالکل صاف کر دیا ہے:۔

# چندہ تحریک جدید کا وعدہ سو فی صدی پورا کرنیوالے مخلصین کی فہرست



اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چندہ تحریک جدید جن مخلصین نے اپنے وعدوں کے مطابق سو فی صدی ادا کر دیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ اس فہرست پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ زمیندار جماعتوں کے افراد کے نام اس میں بہت کم ہیں۔ جبکہ ماہ مئی میں بالعموم زمینداروں کی فصل برآمد ہو جاتی ہے۔ اور ان کے اکثر وعدے فصل پر ادا کرنے کے ہیں۔ علاوہ ازیں خطبہ جمعہ ۵ ارمئی بھی پہونچ یا جا چکا ہے۔ خاص کر ان زمیندار جماعتوں کو جن کی فصل نکل چکی ہے۔ چندہ تحریک جدید جلد ادا کر کے ثواب لینا چاہیئے۔ ماہ جون میں تو ان جماعتوں کی فصل بھی برآمد ہو جائے گی۔ جو نہری یا بارانی جماعتیں کہلاتی ہیں۔ اس مہینہ میں تو اکثر زمیندار جماعتوں کا چندہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اپنا وعدہ پورا کرنے والے اصحاب کی فہرست حسب ذیل ہے۔

| نام | رقم |
|---|---|
| صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ | ۵۰ |
| صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ | ۵۰ |
| پیر منظور محمد صاحب ملحقہ مسجد مبارک | ۲۰ |
| قاری غلام مجتبیٰ صاحب پریذیڈنٹ محلہ دارالرحمت | ۱۱۰ |
| چوہدری نذیر احمد صاحب محلہ دارالرحمت | ۵ |
| مرزا مہتاب بیگ صاحب 〃 | ۱۵ |
| ماسٹر اللہ دتا صاحب 〃 | ۳۰ |
| راجہ محمد اسلم صاحب 〃 | ۱۰ |
| مولوی امام الدین صاحب 〃 | ۳۰ |
| مولوی محمد عبد اللہ صاحب محلہ دارالبرکات | ۱۶ |
| مستری محمد عبد اللہ صاحب ٹھیکہ دار 〃 | ۱۵ |
| پسر 〃 〃 〃 〃 | ۵ |
| قریشی محمد احسن صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ خاندان قادیان | ۳۷/۸ |
| قاضی محمد عبد اللہ صاحب پسر شیخ ... صاحب جیجی ریشان | ۵ |
| حکیم نظام جان صاحب قادیان | ۱۰ |
| ملک حسن محمد صاحب 〃 | ۲۱ |
| مولوی عبد الغفور صاحب 〃 | ۱۵ |
| اہلیہ 〃 〃 〃 〃 | ۶ |
| میاں محمد دین صاحب سابق واصل باقی نویس قادیان | ۱۱ |
| میاں چراغ دین صاحب محلہ دارالسعتہ قادیان | ۵ |
| ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر تحریک جدید | ۱۰ |
| چوہدری عبد الستار خان صاحب محلہ دار الفضل قادیان | ۵/۸ |
| حضرت میاں محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ دارالسلام قادیان | ۷۰۰ |

| نام | رقم |
|---|---|
| بیگم صاحبہ میاں محمد عبد اللہ خان صاحب | ۳۰۰ |
| بچگان 〃 〃 〃 〃 | ۱۰۰ |
| چوہدری رشید احمد صاحب محمود آباد فارم | ۶۰ |
| 〃 محمد اکرم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ 〃 | ۶۰ |
| 〃 محمد علی صاحب 〃 | ۴۰ |
| اہلیہ چوہدری محمد علی صاحب 〃 | ۱۵ |
| چوہدری شریف احمد صاحب 〃 | ۱۵ |
| نفیر احمد صاحب | ۲۰ |
| نواب خان صاحب | ۶ |
| چوہدری محمد شریف صاحب | ۱۰ |
| چوہدری محمد الدین و عنایت اللہ صاحبان | ۱۸ |
| 〃 محمد انور صاحب | ۵ |
| بڈھے خان صاحب | ۶ |
| منشی نور احمد صاحب | ۵ |
| چوہدری ولی داد صاحب | ۵ |
| 〃 ثناء اللہ صاحب | ۵ |
| برادر چوہدری عنایت اللہ صاحب | ۶ |
| خواجہ غیاث محمد صاحب | ۱۰ |
| چوہدری محمد اسماعیل صاحب | ۵ |
| 〃 برکت علی صاحب | ۳۰ |
| 〃 فضل حق صاحب | ۵ |
| عزیز احمد صاحب | ۷ |
| حکیم فتح محمد صاحب فیض اللہ چک | ۱۰/۸ |
| منشی محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ سیالکوٹ شہر | ۲۰ |
| منشی احمد دین صاحب سیالکوٹ شہر | ۲۲ |
| چوہدری رحمت اللہ صاحب 〃 | ۱۰ |
| بابو رحمت اللہ صاحب بٹ 〃 | ۲۰ |
| میر عبد السلام صاحب 〃 | ۳۳ |
| حاجی شیر خان صاحب 〃 | ۱۰ |
| شیخ مہر الدین صاحب 〃 | ۶ |

| نام | رقم |
|---|---|
| سید جیون شاہ صاحب | ۵ |
| میاں عبد العزیز صاحب | ۱۰۰ |
| حاجی عبد العظیم صاحب کھیوہ کلاسوالہ | ۲۰ |
| میاں دین محمد صاحب سیکرٹری مال ننگل باغباناں | ۶ |
| مکانت جانو صاحبہ بیوہ صوبہ صاحب | ۶ |
| ڈاکٹر محمد الدین صاحب امرتسر | ۲۰ |
| ہمشیرہ صاحبہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر | ۱۰ |
| والدہ صاحبہ 〃 〃 | ۱۰ |
| شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر لاہور | ۱۵۰ |
| اہلیہ صاحبہ 〃 〃 | ۵۰ |
| ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب سنٹرل ماڈل سکول لاہور | ۱۲۰ |
| میاں عزیز الحسن صاحب لاہور | ۷۵ |
| اہلیہ صاحبہ عزیز الحسن صاحب 〃 | ۲۵ |
| چوہدری عبد الرحیم صاحب مزنگ لاہور | ۱۲۵ |
| صوفی علی محمد صاحب لاہور چھاؤنی | ۹۵ |
| اہلیہ صاحبہ 〃 〃 | ۴۰ |
| مستری عبد الکریم صاحب گنج لاہور | ۷ |
| بابو عبد الاحد صاحب جیلو لاہور | ۵ |
| میاں غلام محمد صاحب علی پور لاہور | ۵ |
| میاں محمد الدین صاحب 〃 | ۵/۴ |
| مستری غلام حسن صاحب بدرو | ۳۰ |
| اہلیہ صاحبہ شیخ محمد شبیر صاحب آزاد ابالوی مریدکے | ۵ |
| میاں عبد الحق صاحب شاہ مسکین | ۶ |
| ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب وزیر آباد | ۴۰ |
| اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب وزیر آباد | ۴۰ |
| اہلیہ مرحومہ ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب وزیر آباد | ۱۰ |

| نام | رقم |
|---|---|
| والدہ صاحبہ ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب وزیر آباد | ۵ |
| میاں محمد یوسف صاحب دوکاندار وزیر آباد | ۵ |
| مستری مہر اللہ صاحب 〃 | ۱۶ |
| اہلیہ 〃 〃 〃 | ۶ |
| عائشہ بی بی بنت مستری مہر اللہ صاحب 〃 | ۵ |
| ماسٹر فضل الٰہی صاحب 〃 | ۶ |
| چوہدری دین محمد صاحب 〃 | ۱۲ |
| شیخ محمد عبد اللہ صاحب 〃 | ۵ |
| والدہ صاحبہ حکیم فضل حسین صاحب تونکی | ۶/۴ |
| حافظ احمد دین صاحب ڈنگہ | ۱۰ |
| میاں عبد الغفار صاحب شادیوالہ | ۵/۴ |
| ماسٹر غلام علی صاحب سعد اللہ پور | ۵ |
| چوہدری علی احمد صاحب لائل پور | ۹ |
| اہلیہ صاحبہ 〃 〃 | ۶ |
| چوہدری عبد اللطیف صاحب 〃 | ۹ |
| شیخ عبد القادر صاحب 〃 | ۱۵ |
| چوہدری غلام رسول صاحب چک ۹۹ شمالی | ۶ |
| بابو محمد خان صاحب معہ اہلیہ بھیرہ | ۳۰ |
| اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام رسول صاحب چک ۵۵ ع | ۶ |
| اخوند محمد اکبر خان صاحب منٹگمری | ۱۴۰ |
| بابو نذیر احمد صاحب 〃 | ۱۱ |
| چوہدری سلام صاحب سب پوسٹ ماسٹر لودھراں | ۲/۴ |
| چوہدری نواب الدین صاحب ملتان | ۱۵ |
| ماسٹر سلطان علی صاحب ڈیرہ غازیخان | ۲۵ |
| اہلیہ صاحبہ 〃 〃 | ۱۵ |
| نور بیگم صاحبہ دختر 〃 〃 | ۵ |
| ملک ہدایت اللہ صاحب خوشاب | ۵/۸ |
| 〃 چوہدری خان صاحب کڑ کہار جہلم | ۵ |
| چوہدری حیات محمد صاحب پشاور | ۱۵۰ |
| منشی عبد المجید صاحب | ۱۰ |
| مریم بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ چھاؤنی (قیمت زیور) | ۹ |
| میاں عبد الشکور صاحب ملازم چوہدری صاحب | ۶ |
| میاں خیر الدین صاحب بنگہ جالندھر | ۶ |
| بابو محمد شریف صاحب فیروزپور چھاؤنی | ۲۲/۸ |
| اہلیہ صاحبہ 〃 〃 | ۱۰ |
| اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد الرشید صاحب جالندھر چھاؤنی | ۵ |
| میاں عبد الرحیم صاحب فیروزپور شہر | ۵ |
| بابو محمد حسن صاحب | ۱۶ |
| شیخ سوداگر صاحب قصور | ۵ |

(باقی)

# اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

(ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات)

## فلسطین کے عربوں کی اپیل
### اسلامی تاجداروں کے نام

یافا۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ عربوں کی قومی مقاطعہ کونسل نے بیت المقدس کے مفتی کی وساطت سے عراق۔ یمن۔ ایران۔ افغانستان۔ سعودیہ عربیہ کے بادشاہوں اور مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ اور امیر عبداللہ کے نام تار ارسال کئے ہیں۔ جن میں ان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ فلسطین کے عربوں کو ان کے مطالبات کے حصول میں امداد دیں۔

## عربوں کا مطالبہ کامل آزادی

بیت المقدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ بیت المقدس کے مفتی نے سرآرتھر واچوپ ہائی کمشنر فلسطین کو جو بیان ارسال کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ عربوں کی جنگ یہودیوں کے فلسطین میں داخلہ کے خلاف نہیں۔ اور نہ اس بات کے خلاف ہے۔ کہ یہودی زمینوں پر قابض ہو رہے ہیں۔ بلکہ ان کی جدوجہد عربوں کی کامل آزادی کے لئے ہے۔

## بیت المقدس کا میئر اور یہودی

بیت المقدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) یہودیوں کے ایک رہنما نے ڈاکٹر خلیدی میئر بیت المقدس کارپوریشن کے عربوں کی تحریک مقاطعہ میں سرگرم حصہ لینے کے خلاف باقاعدہ طور پر احتجاج کیا۔ اور اس نے مطالبہ کیا ہے کہ ڈاکٹر خلیدی مقاطعہ کمیٹی سے استعفےٰ دے دیں۔ یا کارپوریشن کی میئرشپ سے علیحدہ ہو جائیں۔

## عراق میں محصول بحری کے جدید قواعد

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) حکومتِ عراق نے چند ایک جدید قواعد محصول نافذ کئے ہیں۔ جو ان قوانین کے مشابہ ہیں۔ جو حکومت نے کچھ عرصہ ہوا۔ محاصل بحری کے متعلق جاری کئے تھے۔ ان جدید قوانین کے نفاذ سے حکومت کا مقصد یہ ہے۔ کہ ملک کی تجارت درآمد و برآمد میں توازن قائم رکھا جائے۔ ان قوانین کی رُو سے تاجرانِ درآمد کے لئے اپنی اشیائے درآمد کو محصول خانوں سے حاصل کرنے کے لئے یہ دکھانا ضروری ہوگا۔ کہ انہوں نے بھی ملک سے اشیاء کی معین مقدار ممالک غیر کو بھیجی ہے۔

## حکومتِ ایران اور ایرانی سکہ

ایران کے نمائندہ تجارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ افواہ کہ ایرانی سکہ غیر مستحکم ہو گیا ہے۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ حکومتِ ایران کا ہرگز یہ ارادہ نہیں۔ کہ سکہ کی قیمت کم کر دی جائے۔ یا اس کی مقدار بڑھا دی جائے۔ مزید لکھا ہے۔ کہ ۱۹۳۲ء کے قانون کی دفعہ ۱۰ کی رُو سے یہ قرار پایا ہے۔ کہ جب تک دنیا کی عام صورت حالت حد اعتدال پر ہے۔ اس وقت تک نیشنل بنک کو اختیار حاصل ہے۔ کہ کاغذی سکہ اور چاندی کے سکّہ کے عوض سونا یا سونے کا سکہ ادا نہ کرے۔ اس کا مفاد یہ ہے۔ کہ ملک سے سونے کا اخراج نہیں ہوگا۔ اور سکہ کو اس استخراج سے جو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ وہ اس سے محفوظ رہے گا۔

۱۹۳۰ء سے ملک میں غیر ملکی تجارت کے توازن کے لئے ایک قانون رائج ہے۔ اس قانون کی رُو سے تاجروں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ غیر ملک کو صرف اتنی مقدار میں اشیاء بھیجیں۔ جس قدر وہ ملک ایران سے خریدتا ہے۔ اس طریق کے ماتحت وہ ملک جو ایران سے کچھ نہیں خریدتا۔ اس کے پاس کچھ فروخت بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مشینری کے لئے استثنائی صورت ہے۔ اور یہ نقد روپیہ ادا کرنے سے خریدی جاتی ہے۔

اس وقت ایران پر کوئی غیر ملکی پرائیویٹ یا سرکاری قرضہ نہیں۔ اور سکہ کے لئے جو ریزرو رکھا جاتا ہے۔ وہ تمام رقوم واجب الادا مہیا کر کے جاری کردہ سکّہ کا ایک سو پچاس فیصدی ہے۔

## اطالیہ سے سوڈان کو خطرہ

برلن (بذریعہ ہوائی ڈاک) مشہور جرمن اخبار "برلینر تیج بلات" (Berliner Tageblatt) لکھتا ہے "اس مفروضہ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اٹلی ضرور کبھی نہ کبھی حبشہ کو اینگلو مصری سوڈان میں سے لیبیا کے ساتھ ملانے کی کوشش کریگا چونکہ ان ممالک کی سرحدات واضح طور پر معین نہیں ہیں۔ اس لئے اگر کبھی برطانیہ اور اٹلی کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا۔ تو سب سے زیادہ مشکل سوڈان کی سرحد پر پیدا ہوگی جہاں برطانیہ اطالیہ کی مشرقی اور مغربی افواج کے درمیان گھرا ہوا ہے۔

بہر حال اطالیہ کے لئے مصر پر بلاواسطہ چڑھائی کرنا مشکل ہوگا۔ افریقہ میں اطالویوں کی وسیع نوآبادی کے باوجود مصریوں کا خیال ہے۔ کہ اگر انہیں غیر ملکی حکمرانوں کے ماتحت رہنا پڑا۔ تو وہ یقیناً برطانیہ کو ترجیح دیں گے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہاں انگلستان کا اثر اور اس کی شہرت قائم ہو چکی ہے اور اطالوی بآسانی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

## البانیہ کے ملکی حالات

ترانا (بذریعہ ہوائی ڈاک) اخبار "The World Affairs" نیویارک کا نامہ نگار متعین ترانا لکھتا ہے۔ کہ اس وقت البانیہ میں ایک مضبوط مرکزی حکومت قائم ہے۔ کشت و خون اور غارتگری کے واقعات قصۂ ماضی ہو رہے ہیں۔ نامہ نگار مذکور البانیہ کی عام معاشرتی اور سیاسی حالت کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ مضبوط معاشرتی جذبات اور تربیت کے بغیر اہل البانیہ مشترکہ مفاد اور افکار و اعمال کی یکجہتی حاصل نہیں کر سکتے۔ کاشتکاروں کا معیار زندگی بہت کم ہے۔ اور جہالت اور ناخواندگی۔ قدامت پسندی اور توہم پرستی کا دور دورہ ہے۔ ریاست ہائے بلقان میں سے ترکیہ کے علاوہ البانیہ ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جس میں مذہب اور قومیت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ امریکہ کے لوگوں نے جو یہاں آ کر آباد ہو گئے ہیں۔ البانوی باشندوں کی معاشرتی حالت پر بہت اثر ڈالا ہے۔ چنانچہ متمول لوگ نہایت عمدہ مکانوں میں رہتے ہیں۔ اور انہیں موجودہ زمانے کی تمام ضروریات اور آسائشیں حاصل ہیں۔ ایسے لوگ زیادہ تر وسطی اور جنوبی البانیہ میں آباد ہیں۔

## فلسطین کے فسادات

تل ابیب (بذریعہ ہوائی ڈاک) برطانوی اخبار "یارکشائر پوسٹ" کا نامہ نگار مقیم تل ابیب لکھتا ہے۔ کہ یہودیوں کا میلہ Levant Fair فلسطین کے فسادات کے متعدد اسباب میں ایک سبب ہے بہت سے عرب یہ سمجھتے ہیں۔ کہ میلہ کے انعقاد کی غرض یہ ہے۔ کہ لوگوں پر یہ اثر ڈالا جائے کہ فلسطین حقیقت میں بہت خوشحال اور متمول ملک ہے۔ اور اس کی خوشحالی یہودی آبادکاروں کی وجہ سے ہے۔

فسادات کی دوسری وجہ عربوں کی یہ تجویز ہے۔ کہ انگلستان میں عربوں کا ایک وفد بھیجا جائے۔ جہاں وُہ مجوزہ لیجسلیٹو اسمبلی کے متعلق بحث و تمحیص کرے۔ اور یہ بات یہودیوں کو سخت ناپسند ہے۔ اور وُہ اسے کونسل میں تناسب سے زیادہ نمائندگی حاصل کرنے کی کوشش پر محمول کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان فسادات کی اصلی وجہ یہ ہے۔ کہ عربوں نے یہودیوں کے فلسطین میں داخلہ کے متعلق برطانوی پالیسی کو ہمیشہ شبہ کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی اور عناد کی ایک خلیج واقع ہو گئی ہے۔

## عرب اقوام میں بیداری

مکہ معظمہ (بذریعہ ڈاک) عرب اقوام میں باہمی اتحاد کی تحریک پیدا ہو رہی ہے چنانچہ اس کا تازہ ثبوت معاہدہ عراق ہے یمن سے بھی اسی قسم کا ایک معاہدہ عمل میں آنے والا ہے۔ غرض لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو چکا ہے۔ کہ تمام عرب کو متحد کر کے ایک مرکز پر لایا جائے۔ اور سلطان ابن سعود بھی اس بات کی کوشش میں ہیں۔ مگر اتنا ضرور ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں عجلت سے کام نہیں لیں گے۔

# مجلس احرار اور سرفضل حسین

## مسٹر مظہر علی کا عذرِ گناہ

لاہور میں اتوار کے دن مجلس احرار کے زیر اہتمام جو جلسہ ہوا تھا۔ اس کی کارروائی کے متعلق ہمارے پاس جتنی رپورٹیں پہنچیں۔ وہ حد درجہ افسوسناک۔ رنجدہ اور تعجب انگیز تھیں۔ اس لئے کہ اول اس جلسے میں مسلمانوں کے افتراق کا نہایت ہی برا مظاہرہ ہوا۔ دوم حضرات احرار نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ نہ پیش نظر مقصد کے لئے کسی مؤثر اقدام کا ذریعہ بن سکتا تھا اور نہ اس سے حصول مسجد کے لئے مسلمانوں کی قوتوں اور طاقتوں میں اتحاد و یکجہتی پیدا ہو سکتی تھی۔ ممکن ہے احرار کے نزدیک ان کی پوزیشن صاف کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہو۔ لیکن ہمیں اس میں طعن کی تیزی۔ تشنیع کی تندی، تعریض کی شدت اور مختلف طبقات کی مذمت کے جوش و خروش کے سوا اور کچھ نظر نہیں آیا۔ احرار سال بھر سے حصول مسجد کے اس طریقے کی مسلسل آزمائش فرماتے رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ یہ طریقہ مفید نہیں ہو سکا۔ تاہم وہ اسی پر کاربند ہیں اور خدا جانے کب تک کاربند رہیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مولانا مظہر علی صاحب نے "انقلاب" پر بھی گوشۂ چشم التفات مبذول فرمانے میں دریغ نہ کیا۔ اور اپنے زمانہ ادارت کے عہد شباب کا ایک "مجاہد" لے کر حاضرین کے سامنے اس کا ایک مقالہ افتتاحیہ سنایا۔ جس میں فرمایا گیا تھا کہ اگر میاں سرفضل حسین پبلک میں آ کر کہہ دیں۔ کہ سول نافرمانی کرنے سے یا گولیاں کھانے سے مسجد مل سکتی ہے تو مولانا مظہر علی صاحب سول نافرمانی کرنے والوں یا گولیاں کھانے والوں کی سب سے پہلی صف میں کھڑے ہو جائیں گے۔

مولانائے ممدوح اگر اس باب میں "انقلاب" کی عاجزانہ گزارشات بھی پڑھ کر سنا دیتے تو ان کے دامن دیانت پر کوئی دھبہ عائد نہ ہو جاتا۔ ہم نے اسی زمانے میں مولانا کے ارشادات کے جواب میں جو اتوار کے دن "مجاہد" کے حوالے سے حاضرین کو سنائے گئے عرض کر دیا تھا کہ آپ کا جوش۔ آپ کی غیرت آپ کی حمیت اور آپ کی بہادری مسلم۔ لیکن مہربانی فرما کر یہ تو بتا دیجئے کہ آج مسجد کے لئے کوئی اقدام فرمانے سے قبل میاں سرفضل حسین کا اذن کیوں فرض عین بن گیا ہے؟ میاں سرفضل حسین اسی سرزمین میں موجود تھے جب آپ نے کشمیر پر دھاوا بولا تھا۔ کیا اس وقت میاں صاحب سے استصواب ضروری سمجھا گیا تھا؟ میاں سرفضل حسین اسی سرزمین میں موجود تھے۔ جب آپ نے نہرو رپورٹ کو ماننے اور منوانے والی کانگرس کے زیر اہتمام سول نافرمانی فرمائی تھی۔ کیا اس وقت میاں صاحب سے استصواب کر لیا گیا تھا اور ان کی خواہش، آرزو اور رائے کے مطابق سول نافرمانی فرمائی گئی تھی؟ آخر یہ کیا بات ہے کہ جب آپ کچھ کرنا چاہیں تو اپنی مرضی سے کر گزریں اور جب کچھ نہ کرنا چاہیں تو عدم عمل اور فقدان کار کا عذر میاں سرفضل حسین کی گردن پر رکھ دیں۔ جب آپ کو سول نافرمانی پسند آئے۔ تو میاں سرفضل حسین سے پوچھنے یا استصواب کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں اور جب آپ کو سول نافرمانی ناپسند ہو تو یہ فرما کر اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے لیں۔ کہ میاں صاحب نے کوئی حکم اور کوئی اذن جاری نہیں فرمایا۔ جماعت احرار اپنے تمام اقدامات کے لئے میاں سرفضل حسین کے ارشادات کی کب سے پابند بنی ہے؟

مولانا مظہر علی صاحب کے یہ ارشادات عالیہ قیادت و زعامت کے نہایت غلط استعمال کی دلیل تھے۔ اور "انقلاب" نے اسی زمانے میں اس غلط استعمال کی طرف مولانا کی توجہ مبذول فرما دی تھی۔ لیکن احرار کے نزدیک شاید جماعتی ذمہ داری اسی کا نام ہے۔ کہ جو کچھ اپنے آپ کو پسند ہو وہ ہر سٹیج پر سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے [illegible] جائے اور جو کچھ ناپسند ہو اسے اس طرح نظر انداز کر دیا جائے کہ گویا اس کا وجود ہی اس دنیا میں نہیں ہے۔ مولانا مظہر علی صاحب اگر ادائے فریضہ حج سے قبل اگر ایسا کرنا جائز سمجھتے تھے تو خیر۔ لیکن ادائے فریضہ حج کے بعد بھی ان کی روش میں کوئی فرق نہ آنا واقعی تعجب انگیز ہے۔

مولانا مظہر علی صاحب نے آگے چل کر یہ بھی فرمایا کہ :- اگر آج سرفضل حسین یہ اعلان کر دیں کہ نوے کے نوے مسلمان ان کا ساتھ دیں گے اور وہ مسجد دلا دیں گے تو مجلس احرار اپنا ایک نمائندہ بھی کونسلوں میں نہیں بھیجے گی۔ اور ہماری ہر اعانت اور امداد سرفضل حسین کے ساتھ ہو گی۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کے اعلانات سکون دماغ و سکون قلب کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ جلسۂ عام کی ہنگامہ آرائی سے متاثر ہو کر یہ سب کچھ جوش کی حالت میں کہا گیا ہے۔ سوال یہ نہیں کہ سرفضل حسین ایسا اعلان کر سکتے ہیں یا نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ ایسا پیوند وابستہ ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے؟ یعنی مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے یہ مفید اور ضروری ہے یا نہیں۔ کہ نوے کے نوے مسلمان یکجا رہیں۔ اور وہ مسجد کے حصول کے لئے تمام ضروری اقدامات عمل میں لائیں؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے تو کیا مجلس احرار انتخابات کے سلسلے میں جو کچھ کر رہی ہے تو نوے کے نوے مسلمانوں کو اکٹھا رکھنے کے لئے کر رہی ہے؟ کیا نوے مسلمان اس طرح اکٹھے ہوں گے کہ دس انتخابی پارٹیاں بنا دی جائیں؟ ایک طرف مسٹر جناح ہوں۔ دوسری طرف سرفضل حسین ہوں تیسری طرف احرار ہوں۔ چوتھی طرف اتحاد ملت والے ہوں۔ پانچویں طرف انڈی پنڈنٹ ہوں۔؟ ظاہر ہے کہ نوے مسلمانوں کو اکٹھا رکھنے کی یہی صورت ہے کہ ہر انتخابی پارٹی زیادہ وسیع الاثر اور کثیر الافراد جماعت کے لئے میدان چھوڑ دے۔ اور ہر جماعت و گروہ اس بڑی جماعت کا ساتھ دے۔ کیا احرار نے اس پر عمل کیا؟ کیا یہ دگرام میں زیادہ سے زیادہ اشتراک کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت کا ساتھ دینے پر آمادگی ظاہر کی؟ اگر احرار سرفضل حسین کا ساتھ دیں۔ اتحاد پارٹی کا ساتھ دیں اور تمام مخالف پارٹیوں کی مخالفت میں اپنی قوتیں صرف کریں تو ہم اس بات کا ذمہ اٹھاتے ہیں کہ نوے نہیں تو نوے کے قریب قریب مسلمان یقیناً سرفضل حسین کے ساتھ ہوں گے۔ اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر ہم یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ احرار کی مخالفانہ کشمکش کے باوجود مسلمانوں کی بہت زیادہ تعداد انشاء اللہ یقیناً سرفضل حسین کے ساتھ ہو گی۔ کاش احرار صرف یہی اقرار کر لیں کہ انتخابات کے بعد وہ اس جماعت کا ساتھ دیں گے جس میں مسلمانوں کی زیادہ تعداد شریک ہو گی۔ ہمارے نزدیک یہ پابندی بھی مسلمانوں کے مفاد کے عین مطابق ہو گی لیکن ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کے دعاوی محض انتخابی پروپیگنڈے کے ہتھکنڈے ہیں۔ اور یہ کسی خلوص پر مبنی نہیں سمجھے جا سکتے۔ لہذا ان سے کسی اچھے نتیجہ کی توقع رکھنا یا انہیں جماعتی روش کے متعلق مستقل فیصلوں کی بنیاد بنانا بالکل فضول ہے۔

مولانا مظہر علی صاحب نے جوش کی حالت میں یہ سب کچھ کہا اور اس سلسلے میں قسم بھی ایسی ناگفتہ بہ کھائی جو تصریحاً عدم توازن قوائے دماغی کی دلیل تھی۔ لیکن اگر وہ چاہیں تو ہماری گذارشات پر ٹھنڈے دل سے غور کر سکتے ہیں۔ جو ان کے جوش کا بھی جواب ہیں اور ان کے لئے صحیح راہ عمل بھی پیش کرتی ہیں۔

باقی رہا انہدام مسجد کی ذمہ داری یہ کہ آیا حضرات مجلس اتحاد ملت، مجلس شہید گنج بالخصوص مولانا ظفر علی خان صاحب قبلہ پر ڈالنی تو اس کی نسبت ہم بہتر سمجھتے ہیں۔ کہ خود مولانا ظفر علی خان کے بیان کا انتظار کیا جائے۔ وہ بہر حال اپنی پوزیشن صاف کریں گے۔ اور انہیں صاف کرنی چاہیئے ورنہ دنیا یہ سمجھنے میں حق بجانب ہو گی

[illegible] (انقلاب ۱۱ جون)

# "زمینداری سسٹم" کے ماتحت یو پی کے کسانوں کی ناگفتہ بہ حالت

بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے الہ آباد کے ضلع میں دورہ کر کے کسانوں اور کاشتکاروں کی حالت کے متعلق جو ذاتی معلومات حاصل کی ہیں۔ اور جن کی تفاصیل اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یو۔پی کے کسان نہایت عسرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہوں نے ان کی قابلِ رحم حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ اور جس رنگ میں ان زہرہ گداز مظالم کو بیان کیا ہے۔ جو زمینداروں۔ سرکاری افسروں اور مہاجنوں کی طرف سے کسانوں پر روا رکھے جا رہے ہیں۔ اسے دیکھ کر کوئی انسان خدا کی اس کس مپرس مخلوق پر رحم اور افسوس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر ایک طرف یہ لوگ افلاس اور غربت کی چکی میں پس رہے ہیں۔ تو دوسری طرف بجائے اس کے کہ ان کی حالت پر رحم کیا جائے۔ انہیں ہر طرح سے مصائب و نوائب کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ ان کی اقتصادی اور معاشرتی حالت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ نہ انہیں پیٹ بھر کر کھانے کو ملتا ہے۔ اور نہ تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا۔ چارہ کی کمی کے باعث مویشیوں کی حالت نہایت بدتر ہے۔ پیداوار کی کمی اجناس کی قیمتوں میں کمی۔ زمینوں کے بڑھتے ہوئے ٹھیکہ جات۔ سابقہ بقائے۔ قرضوں کی بھرمار۔ نذرانے اور بیگار۔ غرضیکہ ہزاروں مصائب ہیں۔ جو ان بیچارے کسانوں کے لئے وبالِ جان بن رہی ہیں۔ اور جن سے نجات حاصل کرنا ان کے لئے ناممکن ہو رہا ہے اور یہ کسی ایک جگہ یا مقام کی کیفیت نہیں بلکہ ہر جگہ یہی حالت ہے۔ زمینداروں اور ان کے ملازمین کے ناجائز مطالبات۔ مزاحمت کی صورت میں زمینوں سے اخراج۔ قرضوں کا بوجھ۔ خوراک اور لباس کی کمی۔ یہ تمام باتیں مل کر کسانوں کی حالت کا ایک ایسا تاریک منظر پیش کرتی ہیں۔ جسے اگر ہندوستان کے دامن پر بدنما دھبہ قرار دیا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

بابو پرشوتم داس کسانوں کو ناکافی خوراک میسر آنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ میں نے کسانوں کے ایک اجتماع میں ان کے بچوں کے لئے دودھ بطور خوراک استعمال کرنے کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے میری اس بات پر ایک ایسا درد انگیز قہقہہ لگایا۔ جس کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ وہ میری ناواقفیت پر ہنس پڑے۔ اور کہا کہ اگر ہمیں اور ہمارے بال بچوں کو خراب سے خراب کھانا بھی پیٹ بھر کر کھانے کو ملے۔ تو ہم جیسا خوش نصیب کوئی نہ ہوگا۔

ان کے لباس کی یہ حالت ہے کہ عورتوں اور مردوں کے پاس ایک دھوتی یا اس کے علاوہ ایک دوسری پھٹی پرانی دھوتی کے سوا تن ڈھانکنے کے لئے اور کوئی کپڑا نہیں ہوتا۔ غریب طبقوں کی حالت اس سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

پھر مصیبت پر مصیبت یہ ہے۔ کہ سرکاری افسر اور زمیندار ہر ایسے موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جس سے کسانوں کی کمزوری اور جہالت سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اور جس طرح ہو سکے ان سے روپیہ حاصل کیا جا سکے۔ چنانچہ بابو پرشوتم داس نے زمینداروں اور سرکاری ملازمین کے کسانوں سے ناجائز استحصال کی متعدد مثالیں پیش کی ہیں۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ کس وحشیانہ طریق سے انہیں سزائیں دی جاتیں۔ اور انہیں مظالم کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ اور کس طرح ان سے روپیہ ہتھیانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پھر نذرانے کی رسم کے متعلق عجیب حالات بیان کئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ جب بھی کسان زمیندار کو کوئی ادائیگی کرتا ہے۔ تو اس میں سے ایک روپیہ بطور نذرانہ وضع کر لیا جاتا ہے۔ اور چونکہ ٹھیکہ وغیرہ کی ادائیگی بالاقساط ہوتی ہے۔ اس لئے ہر موقعہ پر ایک ایک روپیہ نذرانہ وضع ہو جانے سے کسان کو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اور متمول زمیندار جس کے گھر میں پہلے ہی سیم و زر کے انبار لگے ہوتے ہیں۔ اس طرح کسانوں کا خون چوس کر اور زیادہ امیر بننے کی کوشش کرتا ہے۔

زمینداروں اور سرکاری ملازمین کے مظالم کا شکار ہونے کے علاوہ کسان قرضخواہوں کے پنجہ میں بھی بری طرح گرفتار ہے۔ مہاجن اور ساہوکار سود کی بڑی بڑی شرحوں پر ان کو قرض دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک آنہ اور دو آنہ فی روپیہ ماہوار عام شرح سود ہے۔ جس پر کسانوں کو قرض لینا پڑتا ہے۔ اور پھر پوری رقم وصول ہو جانے کے بعد بھی قرض کو دوام دینے کے لئے مہاجن جن ہتھکنڈوں اور فریب کاریوں سے کسانوں کو اپنا شکار بنائے رکھتے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ غرض کسانوں کو مہاجنوں۔ زمینداروں اور سرکاری ملازمین کے مظالم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ نہیں۔ اور اس صورت حالات کی بنیادی وجہ "زمینداری سسٹم" ہے۔ جو وہاں رائج ہے۔ اور اس کا واحد علاج یہی ہے۔ کہ گورنمنٹ اس طریق کو اڑا دے۔ اور کسی قسم کے واسطہ کے بغیر کسانوں سے معاملہ کرے۔ خود انہیں زمینیں دے۔ اور بلاواسطہ ان سے لگان حاصل کرے۔ اور زمینداروں کو ان کی محرومی کا جائز معاوضہ دے۔ اس کے علاوہ فوری ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ زمین کے ٹھیکوں کو کم کر دیا جائے۔ تاکہ کاشتکاروں کے پاس اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے کچھ بچ رہے۔ اس ضمن میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ٹھیکہ ([illegible]) پیداوار کے ایک حصہ کی صورت میں مقرر ہو۔ اور جیسا کہ پرانا قاعدہ ہے۔ $\frac{1}{2}$ یا $\frac{1}{3}$ یا $\frac{1}{12}$ حصہ ہو۔ اور پھر نقدی کی صورت میں اس حصہ کی قیمت اجناس کی قیمتوں کی بناء پر مقرر ہونی چاہیئے۔ کاشتکاروں کو مہاجنوں کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے محکمہ امداد باہمی کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اور کم از کم صوبہ میں وہ تمام قوانین نافذ کئے جائیں۔ جو اس وقت تک پنجاب میں کسانوں کو قرضخواہوں کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے جاری ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ان قوانین کی مدد کے بغیر کسانوں کا قرضہ کے بوجھ سے رہائی پانا مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہے۔ علاوہ ازیں ان تمام سرکاری ملازمین سے جو ناجائز طور پر کسانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ سخت بازپرس ہونی چاہیئے۔ اور اس قسم کے جرموں پر ایسی تعزیرات عائد کرنی چاہئیں جس سے اس قباحت کا پورا پورا استیصال ہو سکے۔

یہ طریق ہیں جنہیں اختیار کر کے حکومت کروڑوں کے اس کس مپرس طبقہ کو اس ناگفتہ بہ حالت سے نکال سکتی ہے جس میں وہ اس وقت مبتلا ہیں۔ اور حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس طبقہ کو جو ملک کی ریڑھ کی ہڈی کے مترادف ہے
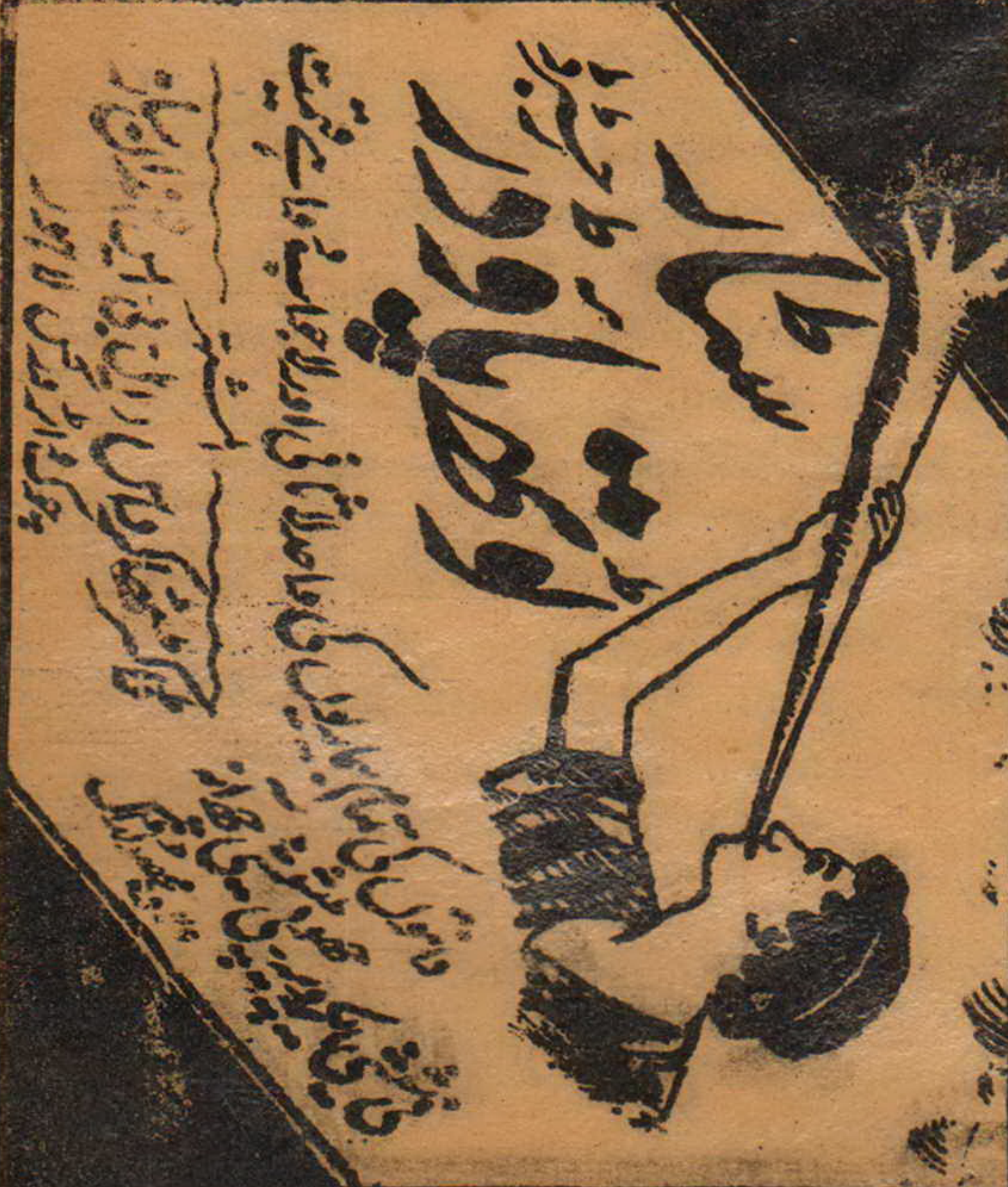
## انڈین ملٹری اکیڈمی و رائل انڈین نیوی میں داخلہ کا امتحان

انڈین ملٹری اکیڈمی ڈیرہ دون کی اس ٹرم میں جو یکم فروری ۱۹۳۷ء کو شروع ہوگی۔ نیز رائل انڈین نیوی میں داخلہ کے لئے مقابلہ کا امتحان ۹ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو اور ایام مابعد کے دوران میں دہلی میں منعقد ہوگا۔

۲۔ امتحان مذکور انڈین ملٹری اکیڈمی، رائل انڈین نیوی میں آسامیاں پر کرنے کی غرض سے مشترکہ نوعیت کا ہوگا۔ امیدوار دونوں امتحانوں یا ان میں سے کسی ایک امتحان میں شامل ہونے کے لئے درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ اگر کوئی امیدوار دونوں امتحانوں میں شریک ہونا چاہے۔ تو اسے درخواست کی فارم پر ایسا تحریر کرنا چاہیئے۔ علیحدہ درخواستیں مطلوب نہیں۔ اسے درخواست اور امتحان کی فیس صرف ایک مرتبہ ادا کرنا ہوگی۔ اگر وہ دونوں امتحانوں میں بطور امیدوار کامیاب رہا۔ تو عام طور پر اسے اس شعبہ کے لئے رکھا جائیگا جسے اس نے اپنی درخواست میں ترجیح دی ہو۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ وہ اسے جس شعبہ میں چاہے رکھے۔

۳۔ اس امتحان میں انڈین ملٹری اکیڈمی میں داخلہ کے لئے ۱۵ آسامیاں خالی ہوں گی لیکن گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھتے ہیں۔ کہ وہ آخری تین آسامیوں کو ان امیدواروں سے نامزدگی کے ذریعہ پُر کریں۔ جو امتحان میں پاس تو ہو گئے ہوں۔ لیکن پہلی بارہ آسامیوں کے پُر کرنے کے لئے کافی نمبر حاصل کرنے میں ناکام رہے ہوں۔ رائل انڈین نیوی کی انجینیر برانچ میں داخلہ کے لئے ایک آسامی بذریعہ مقابلہ پُر کی جائے گی

۴۔ ہندوستانی فوج کے جملہ شعبوں یعنی رسالہ۔ توپ خانہ۔ سگنل۔ بحری اور پیدل فوج کے لئے ایک ہی امتحان ہوگا۔ جو امیدوار توپخانہ۔ بحری اور سگنل کے شعبوں میں ملازمت کو اپنے لئے پسند کرنا چاہیں۔ انہیں کمانڈنٹ کی مرضی سے اکیڈمی میں تعلیم کے دوران میں ایسا کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ انہوں نے امتحان میں ریاضی اور طبیعات کے مضامین میں چالیس فی صدی نمبر حاصل کئے ہوں۔

۵۔ ضروری ہے کہ انڈین ملٹری اکیڈمی کے امتحان کے لئے امیدواروں کا یوم پیدائش ۲ر نومبر ۱۹۱۶ء سے پہلے اور یکم نومبر ۱۹۱۸ء کے بعد نہ ہو۔ وہ غیر شادی شدہ ہوں اور ہندوستان کو اپنا وطن بنا چکے ہوں۔ رائل انڈین نیوی کے امتحان کے لئے ضروری ہے کہ امیدواروں کا یوم پیدائش ۲ر مئی ۱۹۱۷ء سے پہلے اور یکم مئی ۱۹۱۹ء کے بعد ہو۔ وہ غیر شادی شدہ ہوں۔ اور ہندوستان کو اپنا وطن بنا چکے ہوں۔ عمر کے متعلق یہ تعین کسی صورت میں دور نہیں کیا جا سکتا۔ جو امیدوار امتحان مذکور میں شریک ہونا چاہے اسے اپنی درخواست مقررہ فارم پر معہ ضروری کاغذات کے ان ہدایات کے بموجب جو فارم مذکور پر درج ہوں۔ یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو یا اس سے پہلے ارسال کرنا ہوگی۔ درخواست کے فارم کی نقول معہ قواعد پنجاب کے جملہ ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

×
**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد ولد دارا ذات بندلانہ سکنہ چک ۵ ۔ ۱۸ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸ ۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

×
**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد کبیر ولد بیگ ذات بلادہ سکنہ چک ۱۵۵ ۔ ۷ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸ ۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۸ ۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

×
**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نواب ولد علی خاں ذات بلوچ سکنہ سابقی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸ ۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲ ۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

×
**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سردارا ولد بہادلہ ذات خالوانہ سکنہ خالوانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲ ۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

×
**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی شہید ولد ساون جلال ذات سیال کھوکھر سکنہ نامدار تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸ ۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

×
**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی احمد شاہ۔ نور شاہ۔ عبدالرحمن پسران پہلوان شاہ و پہلوان شاہ ولد خدا بخش ذات قریشی سکنہ بستی عبدالرحمن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۸ ۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

×
**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مٹھا ولد امیر ذات موچی سکنہ خسلانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲ ۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

×
**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اللہ دتا ولد امیر ذات موچی سکنہ خسلانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲ ۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

×
**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی خان ولد داد ذات بگن سکنہ چک ۹۶ ۔ ۷ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸ ۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

×
**فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء**

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی صوبہ رام ولد خوشی رام ذات سہگل سکنہ شورکوٹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸ ۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۵/۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**شملہ** ۱۰ جون۔ کل صبح پانچ بج کر ۵ منٹ پر کھٹمنڈو (نیپال) میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ اگرچہ کسی اتلاف جان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ تاہم متعدد عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔

**لکھنؤ** ۱۰ جون۔ ناسک کے اچھوتوں کے ایک لیڈر نے مسلمانوں کے نام ایک اپیل شائع کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ مذاہب کا نفرنس پر غور و خوض نے مجھے قائل کر دیا ہے۔ کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور اسلامی احکام مجلسی مساوات اور جمہوریت پر مبنی ہیں۔ انہوں نے اپیل میں لکھا ہے کہ یہ مسلمانوں کے لئے ایک نہایت نایاب موقعہ ہے۔ کیونکہ ۶ کروڑ باشندوں پر مشتمل ایک قوم حلقہ بگوش اسلام ہونے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ اسے ہندو قوم کی غلامی اور اقتصادی قیود سے نجات دلائی جائے اور مسلمان اس جنگ آزادی میں ان کی امداد کریں۔

**شملہ** ۱۰ جون۔ کوئٹہ میں کھدائی کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ مگر صفائی کا کام ابھی تک جاری ہے۔ جدید رقبہ میں آبادی کے لئے ٹین کی ایسی جھونپڑیاں بنائی گئی ہیں۔ جو زلزلہ کے اثر سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ سرکاری عمارات کے مقام کی تعیین کے متعلق حکام مصروف غور و خوض ہیں اس اثنا میں عارضی عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔

**لاہور** ۱۰ جون۔ آج شب بیرون موچی دروازہ میں مسلمانان لاہور کا ایک جلسہ زیر صدارت مولوی ظفر علی خان منعقد ہوا جلسہ گاہ میں ایسے احراری بھی آئے ہوئے تھے۔ جو مولوی صاحب کی تقریر کے دوران میں بار بار اعتراضات کی صورت میں شور بپا کرتے رہے۔ مولوی صاحب نے دو گھنٹہ تقریر کی جس میں ان تمام واقعات کو بالتفصیل بیان کیا۔ جو مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں یکم جولائی ۳۵ء سے ۲۴ جولائی ۱۹۳۵ء تک رونما ہوئے احراریوں کے اعتراضات کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ میں غیر ذمہ دار لوگوں کو جواب نہیں دوں گا۔ البتہ احراری لیڈر مولوی عطاء اللہ یا دہری یا افضل حق یا مظہر علی آ کر اگر اعتراض کریں۔ تو میں ان کے اعتراضات کا جواب اسی سٹیج سے دوں گا۔

**پیرس** ۱۰ جون۔ نہر سویز کمپنی کے عام سالانہ اجلاس میں کمپنی کے صدر نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ کمپنی کو قطعی طور پر اور ہمیشہ کے لئے غیر جانبداری اختیار کرنی چاہیئے۔ بین الاقوامی معاہدہ کا متن واضح کر رہا ہے۔ کہ جو حکومت نہر سویز میں دوسری حکومت کے داخلہ کو ممنوع قرار دے گی۔ اسے جنگی اقدامات کا مجرم قرار دیا جائے گا۔

**شملہ** ۱۰ جون۔ حکومت ہند کی دعوت پر حکومت جنوبی افریقہ رضا مند ہو گئی ہے کہ ہندوستان میں ایک دوستانہ وفد ارسال کرے۔ یہ وفد ۱۹ ستمبر کو ہندوستان پہنچے گا۔ وفد کا یہ سفر محض دونوں حکومتوں کے دوستانہ تعلقات اور حسن ظن کے پیش نظر ہوگا۔

**شنگھائی** ۱۰ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کوانسی کی جنوبی افواج نے ہنگ چو پر قبضہ کر لیا ہے۔ برقیہ کے تمام سلسلے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ اور خانہ جنگی چھڑ جانے کا خدشہ ہے

**روما** ۱۰ جون۔ جرنیل گریزیانی کے حکم کے ماتحت عدیس آبابا میں ایک رسم اطاعت ادا کی گئی۔ جس میں حبشہ کے اسقف اعظم، پادریوں اعزاء اور سرداروں نے حصہ لیا۔ تمام حبشی اکابرین نے شاہ اٹلی اور مسولینی کے نام پر دفعہ فسطائی سلام کیا۔ راس ہیلو نے اطاعت کا اعلان پڑھ کر سنایا۔ جس میں اعلان کیا گیا۔ کہ حبشی شاہ اٹلی کے سوا کسی کو شہنشاہ حبشہ تسلیم نہیں کرتے۔

**روما** ۱۰ جون۔ جرنیل گریزیانی کے ایک اعلان کے مطابق سائنیور مسولینی حبشہ کا سفر کریں گے۔

**ٹوکیو** ۱۰ جون۔ جاپانی بحری نمائندہ اس بات سے انکار کرتا ہے کہ جاپانی محکمہ بحریہ کو جنگ کے لئے تیاری کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ جنوبی چین میں گذشتہ ہفتہ کے دوران میں کوئی اہم واقعات رونما نہیں ہوئے۔ اور جاپان کے مفاد کو کوئی خاص دھمکی نہیں دی گئی۔

**لاہور** ۱۰ جون۔ آج مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی مقرر کردہ سب کمیٹی نے بورڈ کے انتخابی اعلان پر ایک طویل جرح و تعدیل کی۔ کمیٹی کا خفیہ اجلاس نیڈوز ہوٹل میں منعقد ہوا۔ اعلان کو بصیغہ راز رکھا جا رہا ہے۔ اسے کل مرکزی بورڈ کے سامنے برائے منظوری پیش کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد وہ منصۂ شہود پر آئے گا۔

**ناگپور** ۱۰ جون۔ موضع ڈھوڈیا بدگاؤں ضلع بیتول سے ایک شخص کی دردناک موت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جو مسلسل فاقہ کشی کی وجہ سے جاں بحق ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسے آٹھ دن سے کھانے کو کچھ نہ مل سکا۔ اور وہ بھوک کی انتہائی عقوبت برداشت کر کے راہیٔ ملک عدم ہوا۔

**نینی تال** ۱۰ جون۔ حکومت یو پی تعلیم یافتہ سیاسی قیدیوں کو اخبارات بہم پہنچانے کے مسئلہ پر غور کر رہی تھی۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ "اے" اور "بی" کلاس کے قیدیوں کو سرکاری خرچ پر کوئی مناسب روزنامہ دیا جائے۔

**رنگون** ۱۰ جون۔ مولمین سے اطلاع موصول ہے کہ وہاں چاول کے دو کارخانوں میں دھان کے ذخیرے آگ لگ جانے سے تباہ ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ چار لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

**لنڈن** ۱۰ جون۔ وزیر نو آبادیات نے دار العوام میں فلسطین کی صورت حالات کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت کے ارباب حل و عقد ہر حصے میں تشدد کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ہنگامی قوانین کے ذریعہ حکومت مزید اختیار حاصل کر رہی ہے۔ مزید کہا۔ کہ امن و امان قائم ہونے کے بعد فلسطین کے لئے ایک شاہی کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ جو فلسطین کے لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کرے گا۔

**امرت سر** ۱۰ جون۔ گذشتہ شب تیل کے ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ آگ بجھانے والے انجن چار گھنٹے تک شعلوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ نقصان کا اندازہ پچاس ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے

**روما** ۱۰ جون۔ مسولینی کے داماد کونٹ کیانو کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ مسولینی نے سات شعبوں میں سے تین یعنی وزارت نو آبادیات، کارپوریشنز، اور امور خارجہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور باقی چار شعبے یعنی وزارت امور داخلہ۔ وزارت جنگ وزارت بحر اور وزارت ہوائی ابھی انہی کے ہاتھ میں ہیں۔

**بیت المقدس** ۱۰ جون۔ آج بیر شیبا میں لارڈ ایلن بی کے بت پر بم پھینکا گیا۔ جس سے اس کو معمولی نقصان پہنچا ایک مقام پر عربوں اور برطانی افواج میں خوب جھڑپ ہوئی۔ جس میں دو گھنٹے تک رائفلوں اور مشین گنوں سے فائر ہوتے رہے۔ عربوں کی اموات کا علم نہیں ہو سکا۔ کیونکہ وہ ہلاک شدگان کو اٹھا کر لے گئے۔

**بیت المقدس** ۱۰ جون۔ ایک کمیونک سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹ اپریل سے لے کر اس وقت تک ۱۳۱۳ عرب گرفتار ہوئے۔ جن میں سے ۴۵۷ کو سزائیں دی گئیں اور ۲۲۶ کو رہا کر دیا گیا۔ اور ۳۳۳ پر مقدمات چل رہے ہیں۔ یہودیوں میں سے ۸۴ کو گرفتار کیا گیا۔ جن میں سے ۴۰ اسیر ایاب ہوئے ۱۷ رہا ہوئے۔ اور ۱۶ فیصلہ کے منتظر ہیں۔

**وائنا** ۱۰ جون۔ مسٹر شسنگ نے ایک لاکھ اہل وائنا کے سامنے اعلان کیا کہ میری آرزو ہے۔ جرمن ریاستوں کے ساتھ صلح و امن کی زندگی بسر کی جائے۔ اور ان سے قدیم تمدنی تعلقات قائم کئے جائیں آسٹریا کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اس کی آزادی اور وقار کا احترام کیا جائے۔ مزید کہا "ہم انقلاب پسندوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم میں ان کو دبا دینے کی کافی طاقت موجود ہے"

**امرت سر** ۱۰ جون۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۴ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۵ ۳ روپے ۳ آنے۔ چاندی دیسی دیسی ۰ ۵ روپے

**پونا** ۱۰ جون۔ کانگرس کے آئندہ اجلاس کے لئے مقام کے انتخاب کا مسئلہ مہاراشٹر پراونشل کانگرس کمیٹی کی توجہ مبذول کئے ہوئے ہے۔ اگرچہ ابھی تک معین طور پر کوئی مقام منتخب نہیں کیا گیا۔ تاہم ضلع خاندیس کا ایک گاؤں خروده نامی اور ایک شہر جلگاؤں زیر غور ہیں۔ گاندھی جی مقدم الذکر مقام کی پرزور تائید کر رہے ہیں۔ لیکن مہاراشٹر کے کانگرسی رہنماؤں کا خیال ہے کہ انہیں جلگاؤں شہر میں کانگرس کا اجلاس منعقد کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی